www.FaizAhmedOwaisi.com

بھینس کی قربانی

مصنف

فیضِ ملت، شمس المصنفین، استاذ العرب والعجم، مفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابو الصالح مفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

بزمِ فیضانِ اویسیہ باب المدینہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

بھینس کی قربانی

از

فیضِ ملت، شمس المصنفین، اُستاذ العرب والعجم، مُفسرِ اعظم پاکستان، صاحبِ تصانیفِ کثیرہ

حضرت علامہ ابوالصالح المفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی علیہ الرحمۃ القوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

امابعد! غیرمقلدین وہابی ایک عجوبہ روزگار ہیں اِن کے مذہب پر غور کرنے سے یقین ہوتا ہے کہ یہ مخبوط الحواس ہیں۔ مذہبی لحاظ سے ایسی باتیں نکالینگے جنہیں سن کر بے ساختہ ہنسی آتی ہے تفصیل فقیر نے اپنی تصنیف ''شتربے مہار'' میں لکھی ہے۔ یہاں اِن کے مذہب کا ایک نمونہ پیش کرنا ہے وہ یہ ہے کہ اِن کے نزدیک بھینس کی قربانی ناجائز ہے لیکن یہ مسئلہ اِن سب کا متفقہ نہیں بلکہ بزعمِ خویش اِن کے چند ٹیڈی مجتہدوں کا ہے۔ اِن ٹیڈیوں کے مقابلہ میں خود اِن کے اپنے ہم مسلک دیگر ٹیڈی مجتہدین جواز کے قائل ہیں (فتاویٰ ستاریہ) کے مفتی صاحب اِنہی ٹیڈیوں میں سے ایک ہیں۔

اہلسنت کے نزدیک بھینس کی قربانی گائے کی طرح ہے یعنی بھینس بھی گائے ہے جسے عربی میں ''بقرہ'' کہا جاتا ہے وہ عربی گائے ہے اور بھینس عجمی گائے۔

استدلال از قرآنِ مجید

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

اُحِلَّتْ لَکُمْ بَھِیْمَۃُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ

ترجمہ: تمہارے لئے حلال ہوئے بے زبان مویشی مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو۔ (پارہ ۶، سورۃ المائدہ، ایت ۱)

یہی آیت سورۃ الحج، رکوع ۴ میں بھی ہے۔

وَاُحِلَّتْ لَکُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ

ترجمہ: اور تمہارے لئے حلال کیے گئے بے زبان چوپائے سوا اُن کے جن کی ممانعت تم پر پڑھی جاتی ہے۔

(پارہ ۱۷، سورۃ الحج، ایت ۳۰)

فائدہ: اِن دونوں آیتوں میں تمام چرنے والے جانوروں کی حلت کا عام حکم ہے اِس میں بھینس بھی ہے کیونکہ وہ بھی چرنے والے جانوروں میں سے ہے اِس سے صاف ظاہر ہے کہ اِس بھیمۃ الانعام کی حلت میں بھینس بصراحت شامل ہے۔ اِس حکمِ خداوندی سے بھینس کو خارج کرنا بے دینی اور جہالت اور کم علمی اور کم عقلی کا ثبوت دینا ہے اِس لئے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک تمام صحابہ، تابعین، محدثین، مفسرین، آئمہ دین رحمھم اللہ المبین کا اتفاق ہے کہ

بھینس **بھیمۃُ الانعام** میں شامل ہے۔ اِس کا گوشت اور دودھ گائے کے گوشت اور دودھ کی طرح حلال وطیّب ہے کیونکہ یہ دونوں ایک ہی جنس ہیں جب یہ ثابت ہوگیا کہ بھینس **بھیمۃ الانعام** میں شامل ہے تو اِس کی قربانی قرآن کریم سے بصراحت ثابت ہوگی۔

فائدہ: آیت میں جن جانوروں کا استثناء ہے وہ سورۂ مائدہ وغیرہ میں مفصل ہے مثلاً خنزیر وغیرہ اس سے ہماری بحث نہیں۔

فائدہ: آیت میں **بھیمۃ الانعام** جو واقع ہوا ہے اُس پر سوال وارد ہوتا ہے کہ **بھیمۃ** بمعنی جانور اور **الانعام** بھی بمعنی جانور اِس میں اضافہ **الشئ الی نفسہ** لازم آتا ہے۔

جواب: **بھیمہ** ہر اُس جانور کو کہتے ہیں جسے عقل وتمیز نہ ہو بعض کے نزدیک **بھیمہ** سے مراد چار پاؤں والا جانور ہے۔ **بھیمۃ الانعام** میں اِضافتِ بیانیہ ہے اُس سے مطلب واضح ہے کہ **بھیمہ** جو انعام میں سے ہیں اور اِس سے مراد اُونٹ (گائے، بھینس) بکری، بھیڑ کے مذکر و مونث ملا کر آٹھ جانور ہیں اور ہرن اور جنگلی گائے حکم میں اِن سے ملحق ہے۔ بعض کے نزدیک ہرن اور جنگلی گائے **بھیمۃ الانعام** میں داخل ہیں اور اِن کے علاوہ ہر وہ جانور داخل ہے جس کی کچلیاں (ایناب) نہ ہوں اور اُس کی شکل وصورت اَنعام کے مشابہ ہو۔ **بھیمہ** کی اضافت **انعام** کی طرف ملابست شبہ کے لئے ہے لیکن اگر اپنے عموم پر رہے تو زیادہ بہتر ہے تا کہ **الا ما یتلی علیکم** کا استثناء متصل ہو سکے جو کہ اصل ہے مطلب یہ کہ تمہارے لئے تمام چوپایہ جانور حلال ہیں مگر جو تم کو آگے پڑھ کر سنائے جائیں گے جیسے مردار، خنزیر وغیرہ حلال نہیں۔

مذکورہ بالا مضمون سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہوگئی ہے کہ بھینس بھی گائے کی مثل **انعام** میں داخل ہے بلکہ دونوں ایک ہی جنس ہے۔ بقر عام ہے جس کا اِطلاق گائے اور بھینس دونوں پر ہوتا ہے اور **جاموس** خاص ہے جو صرف بھینس کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے **انعام** کا اطلاق تمام چار پاؤں پر ہوتا ہے۔

ارشادِ ربانی ہے:

وَ الْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّ مَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ

ترجمہ: اور چوپائے پیدا کئے ان میں تمہارے لئے گرم لباس اور منفعتیں ہیں اور ان میں سے کھاتے ہو۔

(پارہ ۱۴، سورۃ النحل، ایت ۵)

اِس مضمون کی آیت سورہ زمر، مومن، شوریٰ میں دیکھئے۔

انعام کی خوراک

سورۃ طٰہٰ میں ہے:

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ مَھْدًا وَّسَلَکَ لَکُمْ فِیْھَا سُبُلًا وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا بِہٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰی ۝ کُلُوْا وَ ارْعَوْا اَنْعَامَکُمْ

ترجمہ : وہ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا کیا اور تمہارے لئے اِس میں چلتی راہیں رکھیں اور آسمان سے پانی اُتارا تو ہم نے اِس سے طرح طرح کے سبزے کے جوڑے نکالے۔ تم کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو چَراؤ۔

(پارہ ۱۶، سورۃ طہٰ، ایت ۵۳،۵۴)

یعنی ''اللہ تعالٰی نے فرمایا ہم بارش بھیجتے ہیں جس سے فصلات پیدا ہوتے اور تمہاری اور تمہارے مویشیوں کی خوراک ہے۔'' بھینس انعام سے خارج ہے تو بتایئے بھینس کی خوراک کہاں سے آتی ہے۔

انعام کا دودھ: اللہ تعالٰی نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ:

وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَۃً ؕ نُسْقِیْکُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِہٖ مِنْۢ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ

ترجمہ : اور بیشک تمہارے لئے چوپایوں میں نگاہ حاصل ہونے کی جگہ ہے ہم تمہیں پلاتے ہیں اُس چیز میں سے جو اِن کے پیٹ میں ہے گوبر اور خون کے بیچ میں سے خالص دودھ گلے سے سہل اُترتا پینے والوں کے لئے۔

(پارہ ۱۴، سورۃ النحل، ایت ٦٦)

''اہلسنت و جماعت کا مسلک ہے بھینس انعام میں داخل ہے اِس لئے قرآن کریم کی اِس آیت کے مطابق بھینس کا دودھ حلال وطیّب ہے جیسے گائے کا دودھ۔

فیصلہ: ہمارا وہابیوں سے سوال ہے کہ بھینس کا دودھ اور گوشت کھانا بصراحت قرآن وحدیث سے ثابت ہے یا قیاس کر کے کھاتے ہو اگر بصراحت ثابت ہے تو پھر قربانی کو کیوں ناجائز کہتے ہو؟۔ بصراحت ثابت نہیں تو پھر قیاس کیوں کرتے ہو؟ کیونکہ تمہارا فتویٰ ہے قیاس جائز نہیں لہٰذا وہابیوں یا تو بھینس کا دودھ اور گوشت بصراحت قرآن و حدیث سے ثابت کرو یا قیاس کو جائز مانو۔

حوالہ جات تفاسیر: قرآن مجید کو جس طرح مفسرین نے سمجھا ہے وہابیوں، غیر مقلدوں کو خبر برابر بھی نصیب نہیں۔ فقیر بطور نمونہ چند تفاسیر کے حوالے پیش کرتا ہے۔

۱) حضرت امام بیضاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تفسیر میں اس آیت کی لغوی ومعنوی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

البیھمة الانعام وھی الازواج الثمانیه والحق بها الظباء وبقر الوحشر و قعیل هما المرادبالهیمة و نحو همامما یماثل الانعام فی الاجترار و عدم الانیاب واضافتها الی الانعام لملابسة السبة۔ جلالین صفحه اُحلت لکم بهیمة الانعام الابل و البقر ولالغنم اکلاً بعدالذبح۔ (حاشیه جلالین ،صفحه94)

فان قیل لم افرد البهیمة وجمع الانعام اُجیب بارادة الجنس کما فی الخطیب ای احل لکم اکل البهیمة من الانعام وهی الازواج الثمانیه المعدودة فی سورة الانعام و الحق بها الظباء و البقر الوحشی ونحوها۔

۲) وهو خطاب للمؤمنین خاصة والبهیمة اسم لکل ذی أربع من الحیوان لکن خص فی التعارف بما عدا السباع والضواری من الوحوش وإنما سمیت بهیمة لأنها أبهمت عن العقل والتمییز . قال الزجاج :کل حی لا یمیز فهو بهیمة . والأنعام :جمع النعم وهی الأبل والبقر والغنم ولا یدخل فیها ذوات الحافر فی قول جمیع أهل اللغة . واختلفوا فی معنى الآیة فقال الحسن وقتادة : بهیمة الأنعام ، الأبل والبقر والغنم والمعز . وعلى هذا القول إنما أضاف البهیمة إلى الأنعام على جهة التوکید . وقال الکلبی : بهیمة الأنعام وحشیّها کالظباء وبقر الوحش وحمر الوحش .وعلى هذا إنما أضاف البهیمة إلى الأنعام لیعرف جنس الأنعام وما أحل منها لأنه لو أفردها فقال البهیمة لدخل فیه ما یحل ویحرم من البهائم فلهذا قال تعالى : أحلت لکم بهیمة الأنعام

(تفسیر الخازن ، کتاب سوره المائده ،الباب الجزء 1، الجزء 2، الصفحة221)

۳) لقوله اُحلت لکم بهیمة الانعام کا ن اللّٰہقال احل الله لکم کلها والوحشیة ایضامن الظباء والبقر و الحمر الاصسید الوحشی اوضی غیرها۔

(تفسیر صاوی ،جلد1،صفحه 229)

۴) والمراد من الأنعام :ما یعم الإنسی من الإبل والبقر والغنم، وما یعم الوحشی کالظباء والبقر والحمر

(تفسیر ابن کثیر ، کتاب سوره المائده ،الباب الجزء 1، الجزء 2، الصفحة9)

۵) حضرت سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کا ترجمہ یوں بیان فرماتے ہیں:

حلال کرده شد برائے شما چارپایاں بسته زباں مگر آنچه خوانده شد۔

۲) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

حلال کردہ است برائے شما چار پایاں ازقسم انعام مگر آنچہ خواندہ خواھد شد بر شما۔

یعنی حلال کیا ہے تمہارے چارپائے انعام کی قسم سے مگر وہ جو آئندہ پڑھ کرسنائے جائیں گے۔

(حاشیہ شاہ رفیع الدین محدث دہلوی)

مویشی وہ جانور ہیں جن کو لوگ پالتے ہیں کھانے کو جیسے گائے، بکری، بھیڑ، جنگل کی ہرنی اور نیل گائے وغیرہ اِس میں داخل ہیں کہ جنس ایک ہی ہے۔

وھابیوں کے اکابر: ۱) مولوی وحید الزمان جن کو علماء اہل حدیث نے علامۃ العصر کا خطاب دیا ہے اُس نے اِس آیت کا ترجمہ کیا:

یعنی چارپائے چرنے والے جانور تمہارے لئے حلال ہیں مگر جو آگے تم کو پڑھ کرسنائے جائیں گے۔

تفسیر: ''جیسے اُونٹ، گائے، بکری، ہرن، نیل، گائے، بھینس۔ مطلب یہ ہے کہ چارپائے سب جانور حلال ہیں جو گھاس پات کھاتے ہیں مگر تیسری آیت میں جو جانور حرام کردیئے گئے وہ مستثنیٰ ہیں پھر جو چارپائے جانور حلال ہیں اُن میں سے شکاری جنگلی جانور احرام کی حالت میں مستثنیٰ ہیں۔ احرام میں اُن کا شکار کرنا درست نہیں اِس طرح جو جانور چارپائے ہیں مگر درندے نہیں یعنی گوشت کھاتے ہیں جیسے شیر، بھیڑیا، لومڑی، بلی، ریچھ، کتا، چیتا وغیرہ اِسی طرح وہ پرندے، جانور جو پنجہ سے شکار کرتے ہیں حدیث کی رُو سے حرام ہیں اور چارپایوں میں سے ہاتھی اور بندر بھی حرام ہیں''۔

۲) مولوی ثناء اللہ امرتسری کا ترجمہ چارپائے مویشی باستثناء اُن کے جو اِس سورت میں تم کو حلال ہیں بشرطیکہ تم احرام کی حالت میں نہ ہو (اس پر حاشیہ بھی مولوی وحید الزمان کا ہے)۔

۳) مولوی عبدالستار نے اس آیت کی تفسیر یوں بیان کی۔

ترجمہ و تفسیر: ''حلال کیے گئے واسطے تمہارے چارپائے چگنے والے مگر جو پڑھی جاتی ہیں اُوپر تمہارے''۔

حاشیہ: انعام وہ جانور ہیں جن کو لوگ پالتے ہیں کھانے کو جیسے گائے، بکری، بیل، بھیڑ، جنگل کے ہرن اور نیل گائے وغیرہ اِس میں داخل ہیں کہ جنس ایک ہے۔

فائدہ: مولوی عبدالستار دہلوی نے بھینس کے علاوہ حلال جنگلی جانوروں کو بھی **انعام** میں شامل کیا ہے۔

نوٹ: بطور اختصار چند حوالہ جات تفاسیر مع غیر مقلدین پر اکتفا کیا ہے۔ حقیقت فہمی کے لئے اتنا کافی ہے اور سمجھے گا وہی جسے اللہ تعالیٰ نے عقل وفہم عطا فرمایا ہے۔ حضور نبی پاک ﷺ نے وہابیوں، دیوبندیوں (خوارج کے ہمنواؤں) کو سفہاء الاحلام کا لقب عطا فرمایا ہے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب "وہابیوں دیوبندیوں کی نشانی" واقعی یہ ہیں بھی بیوقوف اور پاگل۔ چنانچہ ان کے پاگل پن کا نمونہ قربانی کے جانوروں کی تفصیل میں عرض کرونگا۔ (ان شاء اللہ)

گائے ،بھینس ایک ہیں: علم الحیوانات کا قاعدہ ہے کہ بعض جانوروں کی کئی قسمیں ہوتی ہیں کبھی کبھی انکے اسماء بھی علیحدہ علیحدہ مثلاً بکری، اونٹ وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح بقرہ کا یہ حال ہے کہ قرآن مجید میں صرف اسی کا ذکر ہے لیکن بھینس بھی بقرہ ہے اسے عربی میں **جاموس** کہتے ہیں چنانچہ غیر مقلدین کے مذہب کی ایجاد سے پہلے کی تصانیف اور کتب دربارہ حیوانات بالخصوص گائے بھینس کو ایک جنس قرار دیا گیا ہے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

۱) (ہدایہ صفحہ 447، جلد 2، باب الاضحیہ) میں ہے

ویدخل فی البقر الجاموس لانہ من جنسہ۔

یعنی بھینس گائے میں داخل ہے اس لئے کہ وہ ایک جنس ہے اور اسی ہدایہ کے باب صدقہ والسوائم میں ہے۔

والجوامیس والبقر سواء لان اسم البقر تینا وھما اذھو توع منہ الاان اوھام التاس لاتبق الیہ فی دیار نا لقلتہ فلذلک لایحنث بحنثہ فی یمنیہ لایا کل لحمہ۔

یعنی بھینس وگائے زکوٰۃ کے حکم میں برابر ہیں اس لئے کہ بقرہ کا اسم دونوں پر بولا جاتا ہے بھینس گائے کی قسم ہے مگر عوام کے ذہن بھینس کی طرف نہیں جاتے کہ وہ ہمارے ملک میں پائی نہیں جاتی اس لئے کوئی بھی قسم کھا کر کہے گا کہ میں گائے کا گوشت نہیں کھاؤنگا پھر اس نے بھینس کا گوشت کھالیا تو قسم نہیں ٹوٹتی اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ علیحدہ علیحدہ جنس ہیں۔ ہدایہ کی اس عبارت کے حاشیہ میں ہے"۔

والجوامیس جمع جاموس وھو معرب گومیش وھو نوع انواع البقر واسم البقر یطلق علیھما الا ان الجاموس اخص۔

یعنی "بجوامیس جمع ہے **جاموس** اور وہ معرب ہے گاؤمیس اور وہ **بقرہ** کی اقسام میں سے ایک قسم ہے۔ بقر کا اطلاق دونوں پر ہے مگر **جاموس** خاص ہے"۔

غیر مقلدین کی سفاہت کا نمونہ: فقیر نے پہلے عرض کیا ہے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ نے غیر مقلدین وہابیہ و دیوبندیہ کو **سفھاء الاحلام** ، ''بے وقوف ، پُر سفاہت فرمایا ہے''۔ نبی کریم ﷺ کے ارشاد گرامی پر ہمارا عقیدہ ہے کہ زمین و آسمان مٹ سکتے ہیں لیکن آپ ﷺ کا ارشاد کبھی نہیں بدل سکتا کیونکہ آپ ﷺ کی زبان پر اللہ کی وحی بولتی ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى

ترجمہ: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔ (پارہ ۲۷، سورۃ نجم، آیت ۳)

''غیر مقلد وہابیوں ، دیوبندیوں کی سفاہت و بے عقلی کی بیشمار مثالیں ہیں''۔

فقیر یہاں صرف اِن کی بھینس کے علاوہ دیگر چند جانوروں کی قربانی کی عبارتیں نقل کرتا ہے یہ عبارات بتائینگی کہ یہ ٹولی کیسی کیسی بولی بولتی ہے۔ اِن کے بعض کہتے ہیں کہ بھینس کی قربانی ناجائز ہے لیکن اِن کے بعض اُکابر جائز کہتے ہیں۔

بھینس کی قربانی جائز: برصغیر کے تمام وہابی علماء کے اُستاد اور شیخ حضرت مولوی سید نذیر حسین محدث دہلوی نے اپنے (فتویٰ نذیریہ) میں قربانی کے مسائل کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ سن بکری کا ایک سال یعنی ایک سال پورا اور دوسرا شروع اور گائے اور بھینس کا دو سال یعنی دو سال پورے اور تیسرا شروع اور اُونٹ کا پانچ سال اور چھٹا شروع ہونا چاہیے اور بھیڑ ایک سال سے کم کی بھی جائز بشرطیکہ خوب موٹی تازی ہو کہ سال بھر کی معلوم ہوتی ہو، اِس لئے کہ حدیث میں آیا ہے کہ سال سے کم کی قربانی نہ کرو اور ضرورت کے وقت بھیڑ کا جزعہ کرلو۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّاْنِ

(صحیح المسلم، کتاب الاضاحی، الباب سن الاضحیۃ، الجزء 10، الصفحۃ 142، حدیث 3631)

(سنن ابی داود، کتاب الضحایا، الباب مایجوز من السن فی الضحایا، الجزء 7، الصفحۃ 461، حدیث 2415)

(سنن النسائی، کتاب الاضحایا، الباب المسنۃ و الجذعۃ، الجزء 13، الصفحۃ 358، حدیث 4302)

یعنی اور مسنہ ہر جانور میں سے ثنی کو کہتے ہیں کہ بکری میں سے جو ایک سال کا ہو اور اُونٹ کا جو پانچ سال کا ہو اور چھٹا شروع ہو۔

قوله الامسنة قال العلماء المسنة هی الثنية من كل شئ من الابل والبقر والغنم انتهى ،مافی نيل الاوطار والثنی حسن الشاة حادخل فی السنة الثانية كذافی مفردات القرأن للامام الراغب القاسم الحسين وهو المقدم علی الغزالی والقاضی ناصر الدين البيضاوی ۔

منتهی الارب میں ہے:

ثنی کفنی شتر درسال هشتم در آمده انتهی ۔والثنی منها ومن المعز ابن مسنة ومن البقر ابن سنتین ومن الابل ابن خمس سنین دید خل فی البقر الجاموس لانه من جنسه انتهی مافی الهدایة۔

شیخ الکل نے بھینس کی قربانی اور جانور کی عمر، مسنہ کی لغوی تحقیق بھی کردی ہے یعنی مسنہ کہ بکری ایک سال، گائے دوسال اور اُونٹ پانچ سال اور بھیڑ چھ ماہ کی جائز ہے۔

۲) وہابیوں کے علامۃ العصر وحیدالزمان (شرح موطا شریف) میں رقمطراز ہے ''کہا مالک نے اِسی طرح گائے بھینس دونوں ایک جنس ہیں دونوں کو ملا کر اکٹھی زکوٰۃ لینا چاہیئے لیکن اگر گائے زیادہ ہوں اور بھینس کم اور مالک پر ایک واجب ہو تو گائے لینا چاہیئے اور جو دونوں برابر ہوں تو اختیار ہے جس میں سے چاہے لے اور جو گائے بھی بقدرِ نصاب ہو اور بھینس بھی بقدرِ نصاب تو دونوں میں سے زکوٰۃ لینا چاہیئے''۔

فائدہ: مثلاً ایک شخص کے پاس تیس گائیں ہیں اور تیس بھینسیں ہیں تو ایک گائے ایک سال کی ہو اور بھینس ایک سال کی لی جائے علامۃ العصر جس نے ثابت کردیا ہے۔ حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی بھینس اور گائے کو ایک ہی جنس قرار دیتے ہیں اور بھینس میں زکوٰۃ فرض جیسے گائے میں ہے۔

(فتاویٰ ستاریہ، صفحہ2، جلد 3) میں عبدالستار دہلوی نے لکھا۔

سوال ۳۱٤: کیا بھینس کی قربانی جائز ہے؟

جواب ۳۱٤: جائز ہے چونکہ بھینس اور گائے کا ایک ہی حکم ہے۔

سوال ۲٦٩: بھینس کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

جواب ۲٦٩: شرعاً گائے بھینس کا ایک ہی حکم ہے بھینس کے لئے علیٰحدہ کوئی حکم خاص نہیں آیا ہے جیسے ہرن اور بکری کی قربانی جائز ہے اِسی طرح گائے اور بھینس کی بھی جائز ہے۔ اَحادیث میں بھینس کی قربانی کی کہیں ممانعت نہیں آئی۔

(فتاویٰ ستاریہ، صفحہ 15، جلد2)

مفتی صاحب نے ہرن کی قربانی بھی جائز کردی۔ ناظرین غور فرمائیں کہ وہابیوں کا مذہب کیسا ہے؟

لطیفہ: بھینس کی قربانی کو ناجائز کہنا اور اِس کا گوشت ہپ ہپ کر کے کھانا اور اِس کا دودھ غٹ غٹ کر کے پینا یہ اِن کی عجیب منطق ہے اور یہ اِن کی بیوقوفی اس مثالِ مشہور کی طرح ہے کہ بوٹیاں حرام اور شوربا حلال۔

سوال: حضور نبی کریم ﷺ نے بھینس کے متعلق کچھ نہیں فرمایا تو پھر وہ قربانی کیسے جائز ہے؟

جواب: بارہا عرض کیا گیا ہے کہ بھینس گائے کی جنس ہے حضور نبی کریم ﷺ کی شریعت اُصول پر مبنی ہے اسی لئے یہ سوال بیکار ہے چونکہ بھینس اُن علاقوں میں ہوتی ہے جہاں پانی ہو اور یہ کہ ریگستانی علاقوں میں بھینس نہیں ہوتی۔ عرب شریف چونکہ ریگستانی ملک ہے اِسی لئے یہ وہاں نہیں ہوتی۔ حضور سرورِ عالم ﷺ نے بقرہ کا ذکر کر کے اُصولاً اِسے بیان فرمایا ہے۔ کم فہم لوگوں کو سمجھ نہ آئے تو وہ معذور ہیں لیکن یہ لوگ کھانے پینے کے دھنی ہیں اسی لئے اِس کا گوشت خوب کھاتے ہیں اور دودھ بھی پیتے ہیں اُس وقت انہیں رسول اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی کہاں سے ملا؟

اضافہ برائے استفاضہ: بھینس کو عربی میں الجاموس، اُردو میں بھینس، بنگالی میں موہش، بلوچی میں میھی، پشتو میں میچہ، پنجابی میں منجھ، سندھی میں پرمینھن، سرائیکی اور کشمیری میں منیش اور انگریزی میں Buffalo کہتے ہیں۔

"الجاموس" (بھینس) واحد ہے اس کی جمع "الجوامیس" آتی ہے۔ یہ فارسی زبان کا لفظ ہے لیکن عربی میں کثرت سے استعمال ہونے لگا۔ یہ طاقتور اور مضبوط جسم رکھنے والا جانور ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے زیادہ بزدل جانور ہے اگر اِسے شیر کاٹ لے تو پانی میں گھسنے کی کوشش کرتی ہے حالانکہ شیر بھی اس کو دیکھ کر خوفزدہ ہو جاتا ہے۔

بھینس اپنے مالک کے اِشارہ کو خوب سمجھتی ہے۔ جب اِس کا مالک اِسے پکارتا ہے اے فلانہ، اے فلانہ تو یہ اُس کی آواز سن کر اُس کے پاس پہنچ جاتی ہے یہ اِس کے شریف النسل اور ذکی ہونے کی دلیل ہے۔ بھینس اپنی جگہ سے بہت زیادہ مانوس ہو جاتی ہیں نیز یہ اپنی اور اپنے بچوں کی خاطر پوری پوری رات نہیں سوتی۔

علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب بہت ساری بھینسیں جنگل میں ایک گول دائرہ کی شکل میں جمع ہوتی ہیں اور اِن سب کی پشت دوسرے کی پشت کی جانب رہتی ہے اور درمیان میں بچے اور چرواہے کھڑے رہتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا چار دیواری سے گھرا ہوا محفوظ ترین شہر ہے۔

ذوالحجۃ الحرام کے فضائل

یہ اسلام کا بارہواں مہینہ ہے یہ مہینہ حج کا مہینہ کہلاتا ہے۔ کیوں کہ حج جیسی مقدس عبادت اِس ماہِ مبارک میں رکھی گئی ہے۔ اِس مہینے کی خوبی اَحادیث مبارکہ میں بکثرت آئی ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے ماہ ذی الحجہ کو بڑی بزرگی اور فضیلت کا مہینہ فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ

اِس ماہ کے دس (۱۰) دن بہت متبرک ہیں اور اِس کی عبادت کا بہت ثواب ہے اور فرمایا کہ دس (۱۰) دن میں تین (۳) دن کثرت کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کرو۔ وہ تین (۳) یوم ترویہ یعنی آٹھ (۸) تاریخ، یوم عرفہ یعنی نو (۹) تاریخ، اور یوم نحر ذی الحجہ کی دس (۱۰) تاریخ ہیں۔ یہ تین (۳) دن تمام دنوں سے زیادہ مبارک ہیں اور اِس کی عبادت کا بے انتہا ثواب بھی ہے۔

نفل نماز : ماہِ ذی الحجہ کی پہلی شب بعد نمازِ عشاء چار (۴) رکعت نماز دو (۲) سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پچیس (۲۵) پچیس (۲۵) مرتبہ پڑھنی ہے۔ اللہ پاک اِس نماز پڑھنے والے کو بے شمار نمازوں کا ثواب عطاء فرمائے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

ایضاً: پہلی شب سے دسویں شب تک روزانہ بعد نماز عشاء دو (۲) رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ کوثر تین (۳) تین (۳) بار اور سورۂ اخلاص تین (۳) تین (۳) مرتبہ پڑھنی ہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ اِس نماز کی عظمت کے سبب اللہ پاک اِس کے پڑھنے والے کے نامہ اعمال میں بے شمار نیکیاں عطاء فرما کر بے شمار برائیاں مٹادے گا۔

ایضاً : ماہ ذی الحجہ کی پہلی شب سے دسویں شب تک روزانہ بعد نمازِ عشاء دو (۲) رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک (۱) بار، سورۂ اخلاص پندرہ (۱۵) دفعہ پڑھے۔ اِس نماز پڑھنے والے کے گناہ اگر ریت کے ذرّوں کے برابر بھی ہوں گے تب بھی پروردگارِ عالم اپنی قدرتِ کاملہ سے اُس کے گناہ معاف فرما کر انشاء اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے گا۔

ذی الحجہ کی دوسری شب بعد نمازِ عشاء چار (۴) رکعت نماز دو (۲) سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی تین (۳) بار، سورۂ اخلاص تین (۳) بار، سورۂ فلق تین (۳) بار، سورۂ ناس تین (۳) بار پڑھنی ہیں۔ بعد سلام کے گیارہ (۱۱) مرتبہ درود پاک پڑھ کر دعا کے لئے ہاتھ اُٹھا کر مندرجہ ذیل دعاء پڑھیں۔

سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَۃِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ھُوَ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَحَیٌّ لَّایَمُوْتُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبُّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰہُ اَکْبَر کَبِیْراً رَبَّنَا وَجَلَالَہٗ وَقُدْرَتَہٗ بِکُلِّ مَکَانٍ ٥

دعا کے بعد گیارہ (۱۱) مرتبہ درود شریف پڑھ کر بارگاہِ رب العزت میں جو بھی دعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ قبول ہو گی۔

ایضاً : ذی الحجہ کے پہلے جمعہ کو بعد نمازِ جمعہ چھ (۶) رکعت نماز تین (۳) سلام سے پڑھنی ہے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ

کے بعد سورۂ اخلاص پندرہ (۱۵) پندرہ (۱۵) مرتبہ پڑھیں پھر بعد سلام کے دس (۱۰) مرتبہ مندرجہ ذیل کلمات پڑھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ط

اول وآخر گیارہ (۱۱) مرتبہ درود پاک پڑھ کر نماز کی قبولیت اور بخششِ گناہ کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ اللہ پاک اپنی قدرتِ کاملہ سے اِس نماز کے پڑھنے والے کے گناہ معاف فرما کر داخلِ بہشت فرمائے گا۔

وظائف: ذی الحجہ کی پہلی اور چھٹی تاریخ کو بعد نمازِ فجر یا ظہر حسب ذیل کلمات ایک سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھیں۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

ایضاً: ذی الحجہ کی دوسری اور ساتویں تاریخ بعد نمازِ فجر یا ظہر مندرجہ ذیل کلمات ایک سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھنا ہیں:

اَشْهَدُ اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا وِتْرًا وَّ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا

ایضاً: ذی الحجہ کی تیسری اور آٹھویں تاریخ کو بعد نمازِ فجر یا ظہر مندرجہ ذیل کلمات ایک سو (۱۰۰) دفعہ پڑھنے ہیں:

اَشْهَدُ اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ط

ایضاً: ذی الحجہ کی چوتھی اور نویں تاریخ بعد نمازِ فجر یا ظہر ایک سو (۱۰۰) مرتبہ حسب ذیل کلمات پڑھنے ہیں:

اَشْهَدُ اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

ایضاً: ذی الحجہ کی پانچویں اور دسویں تاریخ کو بعد نمازِ فجر یا ظہر مندرجہ ذیل کلمات کو ایک سو (۱۰۰) دفعہ پڑھیں:

حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ وَرَآءَ لِلّٰهِ الْمُنْتَهٰى سُبْحَانَ لَمْ يَزَلْ كَرِيْمًا وَّلَا يَزَالُ رَحِيْمًا

حضرت رہبرِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ کلمات برگزیدہ عشرۂ ذی الحجہ میں پڑھنے نہایت ہی موثر ہیں اور اِن متبرک کلمات کے پڑھنے سے اول بے شمار عباداتِ الٰہی کا ثواب عطاء ہوگا، دوسرا، دس ہزار (۱۰،۰۰۰) نیکیاں اِس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی اور دس ہزار (۱۰،۰۰۰) برائیاں مٹادی جائیں گی، تیسرا، بے شمار فرشتے اِس کے حق میں دعائے رحمت کریں گے، چوتھا، اِس کے عمل صالح ہوں گے، پانچواں، تلاوت کلام پاک کا ثواب انشاء اللہ تعالیٰ درگاہِ رب العزت سے عطا کیا جائے گا۔

ایضاً: عشرہ ذی الحجہ میں روزانہ باوضو کسی وقت بھی سورۂ فجر کا پڑھنا افضل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اِن

مبارک ایام کی حرمت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سورۂ فجر کا ورد کرے گا حق تعالیٰ یوم حساب اُس کی بخشش فرمائے گا اور اُس کے لئے اُس دن کوئی خوف نہ ہوگا۔

ایضاً: ذی الحجہ کے دس(۱۰)دن برابر بکثرت سورۂ ضحیٰ پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سورۃ کے پڑھنے والے کو انشاء اللہ تعالیٰ آتشِ دوزخ سے نجات عطاء فرمائے گا۔

نفل شب ترویہ: ذی الحجہ کی آٹھویں شب بعد نماز عشاء سولہ(۱۶)رکعت نماز آٹھ(۸)سلام سے پڑھے۔ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک(۱)ایک(۱)بار،سورۂ اخلاص پندرہ(۱۵)پندرہ(۱۵)مرتبہ پڑھے۔اس نماز کا بے انتہا ثواب ہے اور یہ نماز واسطے مغفرت بہت افضل ہے۔

نفل یومِ ترویہ: ذی الحجہ کی آٹھ(۸)تاریخ بعد نمازِ ظہر چھ(۶)رکعت نماز تین(۳)سلام سے پڑھے۔پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ عصر ایک(۱)بار،دوسری میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قریش،ایک(۱)بار تیسری میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون ایک(۱)بار،چوتھی میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ نصر ایک(۱)بار،پانچویں اور چھٹی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص تین(۳)تین(۳)مرتبہ پڑھے۔ان شاء اللہ تعالیٰ اِس نماز کے پڑھنے والے کو بے شمار عبادت کا ثواب عطا ہوگا۔

نفل شب عرفہ: ذی الحجہ کی نویں شب کو بعد نمازِ عشاء سو(۱۰۰)رکعت نماز نفل پچاس(۵۰)سلام سے پڑھے۔ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ایک(۱)ایک(۱)بار پڑھنی ہے۔اللہ پاک اِس نماز کے پڑھنے والے کے پچھلے تمام گناہ معاف فرما کر انشاء اللہ العظیم مغفرت فرمائے گا۔

یومِ عرفہ: ذی الحجہ کی نو(۹)تاریخ نمازِ ظہر اور عصر کے درمیان چار(۴)رکعت نماز ایک(۱)سلام سے پڑھے۔ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پچاس(۵۰)پچاس(۵۰)مرتبہ پڑھنی ہے۔بعد سلام کے سورۂ اخلاص ایک ہزار(۱۰۰۰)مرتبہ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ اِس نماز کا اللہ پاک اِس قدر ثواب عطاء فرمائے گا کہ کوئی اِس ثواب کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔

وظائف: عرفہ کے روز بعد نمازِ فجر یہ دعاء چند مرتبہ پڑھے:

یَاذُخْرِیْ یَا ذَخِیْرَتِیْ یَامُمِدِّیْ عِنْدَ شِدَّتِیْ یَارِجَآ ئِیْ عِنْدَ مُصِیْبَتِیْ یَاغِیَاثِیْ عِنْدَ نَاقَتِیَ یَااُنْسِیْ فِیْ وَحْدَتِیْ یَارَحْمَتِیْ فِی وَقْتِیْ یَادَلِیْلِیْ فِیْ حَیْرَتِیْ بِكَ التَّوْفِیْقُ۔

اللہ پاک اِس دعاء کے پڑھنے والے کو ہزار (۱۰۰۰) نیکیاں عطاء کرتا ہے اور اِس کے ہزار (۱۰۰۰) درجے جنت میں بلند کرتا ہے اور اِس کی ہر حاجت قبول فرماتا ہے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

احادیث مبارکہ

۱) روایت میں ہے جو عمل نیک بھی اِس عشرہ میں کیا جائے خواہ بڑا ہو یا چھوٹا اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا ہے۔ اِن دِنوں کے اعمال اور دِنوں کے برابر نہیں ہوسکتے۔ اِس پر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اور دنوں میں جہاد فی سبیل اللہ کے عمل کے برابر بھی نہیں ہوسکتے۔ فرمایا نہیں مگر وہ مجاہد کہ جو خدا کی راہ میں مارا گیا اور اِس کا مال بھی چھین لیا گیا۔ (بخاری شریف)

۲) جس روز ذی الحجہ کا چاند ہو اُس روز سے لے کر تیرہ (۱۳) ذی الحجہ کی رات تک کثرت سے تسبیح و تہلیل وغیرہ پڑھنا چاہئے۔ (بخاری شریف)

۳) روایت میں ہے کہ اس عشرے میں کثرت سے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ پڑھا کرو۔

☆☆☆☆☆☆

موازنہ زیارتِ حرمین

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

رُکن شامی سے مٹی وحشتِ شامِ غربت
اب مدینہ کو چلو صبحِ دِل آرا دیکھو

آبِ زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جُودِ شہِ کوثر کا بھی دریا دیکھو

زیرِ میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے
ابرِ رحمت کا یہاں زورِ برسنا دیکھو

دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بے تابوں کی
اُن کے مشتاقوں میں حسرت کا تڑپنا دیکھو

مثلِ پروانہ پھرا کرتے تھے جس شمع کے گرد
اپنی اُس شمع کو پروانہ یہاں کا دیکھو

خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ
قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو

واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو

اولیں خانۂ حق کی تو ضیائیں دیکھیں
آخریں بیت نبی کا بھی تجلیٰ دیکھو

زینت کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ
جلوہ فرما یہاں کونین کا دولہا دیکھو

ایمنِ طور کا تھا رکنِ یمانی میں فروغ
شعلہ و طور یہاں انجمن آراء دیکھو

مہر مادر کا مزہ دیتی ہے آغوشِ حطیم
جن پہ ماں باپ فدا یاں کرم اُن کا دیکھو

عرض حاجت میں رہا کعبہ کفیل الحجاج
آؤ اب داد رسی شہ طیبہ دیکھو

دھو چکا ظلمتِ دل بوسۂ سنگِ اسود
خاک بوسی مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو

کر چکی رفعتِ کعبہ پہ نظر پروازیں
ٹوپی اَب تھام کے خاکِ درِ والا دیکھو

بے نیازی سے وہاں کانپتی پائی طاعت
جوشِ رحمت پہ یہاں ناز گنہ کا دیکھو

جمعہ مکہ تھا عید اہلِ عبادت کے لئے
مجرمو آؤ یہاں عیدِ دوشنبہ دیکھو

ملتزم سے تو گلے لگ کے نکالے ارماں
ادب و شوق کا یاں باہم الجھنا دیکھو

خوب مسعیٰ میں باُمید صفا دوڑ لئے
رہِ جاناں کی صفا کا بھی تماشا دیکھو

رقص بسمل کی بہاریں تو منیٰ میں دیکھیں
دلِ خونناب فشاں کا بھی تڑپنا دیکھو

غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو

(اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علی تعالیٰ علیہ)

فائدہ: نویں ذی الحجہ کو یومِ عرفہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اِس روز اپنے بندوں کو اِس قدر بخشتا ہے کہ شیطان بھی ذلیل ہو کر اپنے سر پر خاک ڈالنے لگتا ہے۔ عرفہ کا روزہ رکھنا مسنون ہے۔ جو شخص اس دن کا روزہ رکھے گا تو گویا اس نے اپنے ایک سال پچھلے اور ایک سال آئندہ کے گناہ بخشوائے۔ اس مہینے کی دس (۱۰) تاریخ سے بارہ (۱۲) تاریخ تک مسلمان سنتِ ابراہیمی کو پورا کرنے کے لئے جانور قربان کرتے ہیں اِس لئے اِس عید کو عیدِ قربان یا عید الاضحیٰ بھی کہتے ہیں۔

زیارتِ حرمین طیبین

اِس ماہِ مقدس میں خوش نصیبوں کو زیارتِ حرمِ الٰہی وحرم نبوی نصیب ہوتی ہے تو امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے موازنہ

کر کے سمجھایا ہے کہ اِن دونوں میں تمہاری فلاح و بہبودی کا دارومدار کس میں ہے۔ پہلے مذکورہ بالا پوری نعت پڑھ لیں پھر فقیر اویسی غفرلہٗ کا اجمالی اشارہ پڑھیں۔

روضہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)	کعبہ معظمہ	نمبر شمار
روضہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محروم نہ رہنا کیوں کہ یہ صاحبِ روضہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کعبہ کا بھی قبلہ ہے۔	حج کی سعادت سبحان اللہ	۱۔
مدینہ پاک کی حاضری پر نہ صرف دارین کی وحشت دور بلکہ دائمی تسکین قلبی نصیب ہوگی جس کی ہر کسی کو تلاش ہے۔	واقعی رکن شامی سے طواف کے وقت صرف وحشت دور ہوئی۔	۲۔
مدینہ پاک میں حوضِ کوثر کے والی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جود و عطا کا دریا بہہ رہا ہے۔	آب زمزم سے تو صرف پیاس بجھی	۳۔
مدینہ پاک میں ابرِ رحمت موسلا دھار بارش کی طرح برس رہا ہے کہ بے حساب ہر ایک کو رحمت نصیب ہوتی ہے	میزابِ رحمت سے صرف چھینٹا نصیب ہوا۔	۴۔
مدینہ پاک میں عشاقِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حسرت کا یہ عالم ہے کہ پہرے دار اگرچہ جالی مبارک کو ہاتھ نہیں لگانے دیتے لیکن اِن کا دور سے نظارے کا عجب سماں بندھا ہوا ہے۔	کعبہ میں بے تابوں کی دھوم دیکھ لی	۵۔
وہ کعبہ اِسی طرح گنبدِ خضریٰ کے والی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا پروانہ ہے۔	طوافِ کعبہ میں حجاج کعبہ کے گرد پروانہ وار گھوم رہے ہیں نہ گرمی کی پرواہ نہ سردی کا خطرہ	۶۔
گنبد خضرا گیا اندر سبز پردوں کو جالیوں سے عاشقانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جھانکنے کا عجیب انداز ہوتا ہے۔	غلاف کعبہ آنکھوں پہ لگانا خوب!	۷۔

۸۔	کعبہ معظّمہ میں اطاعت گزاری کے باوجود خوفِ خداوندی سے جگر پانی ہوا جارہا ہے۔	مدینہ پاک کے دولہا کی رحمت وشفاعت کے تصور میں سیاہ کاری کا تصور کہاں۔ اُلٹا دامن کو لپٹا کر دیوانے مست ہیں کہ دامن ہاتھ لگ گیا اب غم کا ہے کا۔
۹۔	کعبہ معظّمہ پہلا خانہ حق ہے کہ دنیا میں سب سے پہلے اسی سے ضیاء باری چمکا۔	مدینہ طیبہ میں حبیبِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہاں قدم رنجہ فرمایا تو تجلیاتِ حق کی مرکزیت کا ظہور ہوا کہ جس کی کعبہ معظّمہ کی ضیاء ادنیٰ سی چمک ہے۔
۱۰۔	کعبہ معظّمہ میں کتنے ہی محبوبانِ خدا تشریف فرماتھے۔	ان سب کا آقا صلی اللہ علیہ وسلم تو مدینہ پاک میں ہی ہے۔
۱۱۔	رکن یمانی تو صرف طور ایمن کا اِشارہ ہی تھا۔	مدینہ پاک تو خود طور کے جلووں کا مرکز ہے۔
۱۲۔	حطیم کعبہ معظّمہ ہے واقعی روحانی مزہ نصیب ہوتا ہے۔	مدینہ پاک وہی ہے جہاں حطیم خود قربان ہونے کو ترستا ہے۔ (وہ حطیم جس کی حالت ایسی کے طرف مدینہ کے باندھے ہوئے ہاتھ ہے)
۱۳۔	کعبہ معظّمہ حجاج کا کفیل ہے جب اِسے عرض کیا جائے۔	مدینہ پاک میں بے مانگے منہ مانگا اِنعام عطا ہو رہا ہے۔
۱۴۔	حجرِ اسود کے بوسے سے اتنا ہوا کہ گناہ ڈھل گئے اور دل کی سیاہی صاف ہوئی۔	مدینہ پاک کی حاضری پر صرف خاکِ غبارِ مدینہ بھی **شفاء لکل داءٍ** (جسمانی وروحانی) ہے۔
۱۵۔	رفعتِ کعبہ معظّمہ۔ اللہ اللہ!	مدینہ پاک کی خاک کا یہ عالم ہے کہ اِس کی بلندی ورفعت دیکھنے پر سر پہ رکھی ہوئی ٹوپی کو تھامنا پڑتا ہے یہ تو خاک ہے تو پھر شہِ لولاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کے آستانہ عالیہ کا عالم کیا ہوگا۔

۱۶۔	کعبہ معظّمہ کی بے نیازی کا یہ حال کہ اِطاعت کو اُلٹا خطرہ ہے کہ نا معلوم منظور ہوئی یا دھکیلی گئی۔	مدینہ پاک میں الٹا مجرم کو گناہ سے ناز ہے کہ ؎ تیرے دامن میں چھپا چور انوکھا تیرا
۱۷۔	مکہ معظّمہ میں جمعہ کی فضیلت بجا۔	مدینہ پاک میں عید دوشنبہ یعنی محافلِ عید میلاد النبی (ﷺ) کی چہل پہل (کہ نجدیوں کی پابندی کے باوجود دیوانوں کی محفل سج دھج قابلِ دید شنید ہوتی ہے)
۱۸۔	ملتزم کو حجاج کا چمٹنا۔	یہاں یہ حال ہے کہ گنبدِ خضریٰ کے اردگرد پہرے دار شب وروز نقلی چوکیدار کی طرح کھڑے ہیں لیکن عُشاق ہیں کہ ہر جگہ چمٹنے کے لئے ترس رہے ہیں۔
۱۹۔	مسعیٰ (صفا و مروہ) کی دوڑنے کی جگہ حاجی صاحب خوب دوڑے ہو مبارک ہو۔	مدینہ طیبہ کی طرف عاشق کو جاتے ہوئے بھی دیکھو کہ وہ کس طرح مست الست ہو کر جا رہا ہے اور پھر اسے مدینہ پاک کی گلیوں گھومتے پھرتے دیکھنا کہ گویا زبانِ حال سے کہہ رہا ہے ؎ نہ جنت نہ جنت کی گلیوں میں دیکھا مزہ جو مدینے کی گلیوں میں دیکھا
۲۰۔	منیٰ (مزدلفہ۔عرفات) میں حجاج کا حال کسی سے بھی مخفی نہیں۔	مدینہ پاک میں عشاق کی حاضری پر محسوس ہوتا ہے۔
۲۱۔	رضاؔ (امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ) کی نہ مانو چلو کعبہ معظّمہ سے ہی سنو کیا کہہ رہا ہے	(میزاب رحمت کی طرف اشارہ جو کہ عین حطیم کے اُوپر اور طرف مدینہ کے ہے) ؎ میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

نوٹ: اِن اشعار کی تشریح و دلائل فقیر اُویسی غفر لہٗ نے (شرح حدائقِ بخشش) میں عرض کر دی ہے۔

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اِن ایام سے زیادہ محبوب اور کوئی دن نہیں ہے۔ اور اِن میں دس (۱۰) دنوں سے افضل اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی دن نہیں ہے کہا گیا کہ راہِ خدا

میں جہاد کے دن بھی ایسے نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ راہِ خدا میں جہاد کے دن بھی اِن جیسے نہیں مگر جس شخص نے راہِ خدا میں اپنے گھوڑے کو زخمی کر دیا اور خود بھی زخمی ہوا۔

☆ حضرتِ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک جوان جو اَحادیثِ رسول اللہ ﷺ کو سنا کرتا تھا، جب ذی الحجہ کا چاند نظر آیا تو اِس نے روزہ رکھ لیا۔ جب حضور ﷺ کو یہ خبر ملی تو آپ ﷺ نے اُسے بلایا اور پوچھا تجھے کس نے اِس بات پر آمادہ کیا کہ تو نے روزہ رکھ لیا؟ اُس نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ حج وقربانی کے دن ہیں، شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اُن کی دعاؤں میں شامل فرمالے، آپ ﷺ نے فرمایا تیرے ہر دن کے روزہ کا اجر سو (۱۰۰) غلام آزاد کرنے کے برابر، سو (۱۰۰) اونٹوں کی قربانیوں اور راہِ خدا میں دیئے گئے سو (۱۰۰) گھوڑوں کے اجر کے برابر ہے۔ جب آٹھویں ذی الحجہ کا دن ہوگا تو تجھے اُس دن کے روزہ کا ثواب ہزار (۱۰۰۰) غلام آزاد کرنے، ہزار (۱۰۰۰) اُونٹ کی قربانی کرنے اور راہِ خدا میں سواری کے لئے ہزار (۱۰۰۰) گھوڑے دینے کے برابر حاصل ہوگا۔ جب نویں کا دن ہوگا تجھے اُس دن کے روزہ کا ثواب دو ہزار (۲۰۰۰) غلام آزاد کرنے، ہزار (۱۰۰۰) اُونٹوں کی قربانی کرنے اور راہِ خدا میں سواری کے لئے دیئے گئے ہزار (۱۰۰۰) گھوڑوں کے اجر کے برابر عطا ہوتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ نویں ذی الحجہ کا روزہ دو (۲) سال کے روزوں کے برابر اور عاشورہ کا روزہ ایک (۱) سال کے روزہ کے برابر ہے۔

مفسرین کرام اس فرمانِ الٰہی:۔

وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّ اَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ

ترجمہ: اور ہم نے موسیٰ سے تیس (۳۰) رات کا وعدہ فرمایا اور اِن میں دس (۱۰) اور بڑھا کر پوری کیں۔

(پارہ ۹، سورۃ الاعراف، ایت ۱۴۲)

کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اِن دس (۱۰) راتوں سے مراد ذی الحجہ کی پہلی دس (۱۰) راتیں ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنوں میں سے چار (۴) دن، مہینوں میں سے چار (۴) مہینے، عورتوں میں سے چار (۴) عورتیں پسند فرمائی ہیں۔ چار (۴) آدمی جنت میں سب سے پہلے جائیں گے اور چار (۴) آدمیوں کی جنت مشتاق ہے، دنوں میں سے پہلا جمعہ کا دن ہے، اِس میں ایسی ساعت ہے کہ جب کوئی بندہ اِس ساعت میں اللہ تعالیٰ سے دنیا یا آخرت کی کسی نعمت کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے عطا فرماتا ہے۔ دوسرا نویں ذی

الحجہ (عرفہ) کا دن ہے، جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں میں فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے اے فرشتو! میرے بندوں کو دیکھو جو بکھرے بال، غبار آلود چہرے لئے مال خرچ کر کے اور جسموں کو مشقت میں ڈال کر حاضر ہوئے ہیں، تم گواہ ہو جاؤ میں نے انہیں بخش دیا ہے۔ تیسرا قربانی کا دن ہے جب قربانی کا دن ہوتا ہے اور بندہ قربانی سے قربِ الٰہی طلب کرتا ہے تو جونہی قربانی کے خون کا پہلا خطرہ زمین پر گرتا ہے وہ بندے کے ہر گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ چوتھا عید الفطر کا دن ہے، جب بندے ماہِ رمضان کے روزے رکھ لیتے ہیں اور عید کی نماز پڑھنے باہر نکلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ ہر کام کرنے والا اُجرت طلب کرتا ہے، میرے بندوں نے مہینہ بھر روزے رکھے اور اَب عید کے لئے آئے ہیں اور اپنا اُجر طلب کر رہے ہیں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے اور پکارنے والا پکار کر کہتا ہے اے اُمتِ مصطفیٰ ﷺ تم لوٹ جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیا ہے۔

چار پسندیدہ مہینے: چار (۴) پسندیدہ مہینے یہ ہیں: رجب المرجب، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم الحرام۔

عورتیں یہ ہیں: مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد (جو جہان کی عورتوں میں سب سے پہلے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں)، فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم اور جنتی عورتوں کی سردار فاطمہ بنت محمد (ﷺ) (رضی اللہ عنہا)

سب سے سبقت لے جانے والے: ہر قوم میں سے ایک سبقت لے جانے والا ہے، عرب میں سے سبقت لے جانے والے ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ ہیں، فارس سے حضرتِ سلمان، روم سے حضرتِ صہیب اور حبشہ سے حضرتِ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

وہ چار (٤) جنت جن کی مشتاق ہیں وہ ہیں: حضرت علی بن ابی طالب، حضرت سلمان الفارسی، حضرت عمار بن یاسر اور حضرت مقداد بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے یوم الترویہ (آٹھویں ذی الحجہ) کا روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اُسے حضرتِ ایوب علیہ اسلام کے مصائب پر صبر کرنے کے برابر ثواب عطا فرماتا ہے اور جس نے یوم عرفہ (ذی الحجہ کی نویں) کا روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اُسے حضرتِ عیسیٰ علیہ اسلام کے برابر ثواب عطا فرماتا ہے۔

آپ ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کو پھیلاتا ہے اِس دن سے زیادہ کسی دن میں بھی لوگ آگ سے آزاد نہیں ہوئے اور جس نے عرفہ کے دن اللہ تعالیٰ سے دنیا یا آخرت کی حاجت طلب کی تو اللہ

تعالیٰ اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے اور عرفہ کے دن کا روزہ ایک (۱) سال گذشتہ اور ایک (۱) آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔

اورا

س میں یہ حکمت ہے واللّٰہ اعلم کہ یہ دن دو (۲) عیدوں کے درمیان ہے اور عیدین مومنوں کے لئے مسرت کے دن ہوتے ہیں اور اِس سے بڑھ کر کوئی مسرت نہیں کہ اُن لوگوں کے گناہ بخش دیئے جائیں۔

عاشوراء کا دن عیدین کے بعد ہوتا ہے لہٰذا اِس کا روزہ ایک (۱) سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ یومِ عاشوراء موسیٰ علیہ السلام کے لئے تھا اور یومِ عرفہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وعظمت دیگر انبیاء علیہم السلام سے ارفع واعلیٰ ہے۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور، پاکستان

☆......☆......☆

☆......☆

☆